السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جنبی پر کون سی چیزیں حرام ہیں

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اب ہم ان اعمال کا تذکرہ کریں گے جو کسی مسلمان پر اس وقت تک حرام ہوتے ہیں جب تک کہ وہ پاک صاف نہ ہو جائے کیونکہ وہ اعمال تقدس اور شرف کے حامل ہیں۔ ہم ان اعمال کی وضاحت دلائل کے ساتھ کریں گے تاکہ آپ انھیں ملحوظ رکھیں اور طہارت مطلوبہ حاصل ہونے پر ہی انھیں ادا کریں۔ سب سے پہلے ان اعمال کا تذکرہ کرنا مناسب ہے جنھیں حدث اصغر دونوں حالتوں میں کرنا حرام ہے۔"[1]

قرآن مجید کو چھونا: کوئی ناپاک شخص قرآن مجید کو غلاف وغیرہ کے بغیر ہاتھ نہ لگائے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ"

"قرآن کو صرف پاک لوگ (فرشتے) ہی چھوتے ہیں۔"[2]

اس آیت میں طہارت سے مراد ہر قسم کی نجاست کو دور کرنا ہے۔ یہ نقطہ نظر ان حضرات کا ہے جو (الْمُطَهَّرُونَ) سے مراد انسان لیتے ہیں۔ جبکہ بعض اہل علم کی رائے یہ ہے کہ اس سے مراد صرف معزز فرشتے ہیں۔

اگر یہاں آیت میں (الْمُطَهَّرُونَ) سے مراد فرشتے ہوں تو اشارۃ النص کے ساتھ انسان بھی اس میں شامل ہیں۔ اس موقف کی تائید وتصدیق اس خط سے بھی ہوتی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لکھا تھا اس میں یہ کلمات درج تھے۔

"لایمس القرآن الا طاہر"

"قرآن کو صرف پاک شخص ہی چھوئے۔"[3]

واضح رہے کہ اس خط میں آپ کے مخاطب انسان ہی تھے۔

حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یہ حدیث متواتر کے مشابہ ہے کیونکہ علماء نے اسے قبول کیا ہے۔"[4]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے بھی یہی ہے کہ طہارت حاصل کیے بغیر قرآن مجید کو چھونا نہیں چاہیے اور انھوں نے اسے آئمہ اربعہ کا مسلک قرار دیا ہے۔"[5]

ابن ہبیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی گراں مایہ تصنیف "الافصاح" میں لکھا ہے: "اس امر پر اربعہ کا اجماع ہے کہ طہارت کے بغیر قرآن مجید چھونا جائز نہیں۔"

اگر قرآن مجید غلاف میں لپٹا ہوا ہو یا کسی ڈبیہ میں بند ہو تو اس حالت میں اسے اٹھانے میں کوئی حرج نہیں البتہ اسے براہ راست ہاتھ نہ لگایا جائے۔ اسی طرح قرآن مجید کو دیکھنا یا ہاتھ لگائے بغیر کسی قلم یا لکڑی سے اس کی ورق گردانی کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

ایسا ناپاک شخص جو طہارت حاصل کر سکتا ہو۔ اس کے لیے فرض یا نفل نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ اس پر علمائے امت کا اجماع ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَٰأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قُمۡتُمۡ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغۡسِلُواْ وُجُوهَكُمۡ وَأَيۡدِيَكُمۡ إِلَى ٱلۡمَرَافِقِ وَٱمۡسَحُواْ بِرُءُوسِكُمۡ وَأَرۡجُلَكُمۡ إِلَى ٱلۡكَعۡبَيۡنِۚ وَإِن كُنتُمۡ جُنُبٗا فَٱطَّهَّرُواْ ٦ ... سورة المائدة

"اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو۔ اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھو لو اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو۔"[6]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَایقبلُ اللہ صلاۃً بغیر طہور"

"اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا۔" [7]

ایک دوسری روایت میں ہے :

"لَاتُقْبَلُ صَلَاۃُ أَحَدِکُمْ، إِذَا أَحْدَثَ حَتَّی یَتَوَضَّأَ"

"اللہ تعالیٰ تم میں سے ناپاک شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جب تک وہ وضو نہ کرلے۔" [8]

کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ پانی کے استعمال کی قدرت کے باوجود طہارت حاصل کیے بغیر نماز ادا کرے اگر اس نے ایسا کیا تو اس کی نماز صحیح نہ ہوگی وہ جاہل ہو یا عالم بھول کر کرے یا قصداً اگر کسی نے مسئلہ معلوم ہونے کے باوجود جان بوجھ کر بغیر طہارت نماز ادا کی تو وہ گناہ گار ہوگا اور سزا کا بھی مستحق ہوگا۔ اور کسی کو یہ مسئلہ معلوم نہ ہو یا اس نے بھول کر نماز پڑھ لی تو وہ گناہ گار نہ ہوگا۔ لیکن اس کی نماز درست نہ ہوگی۔ (اس کے لیے طہارت حاصل کرکے دوبارہ نماز ادا کرنی ضروری ہوگی۔)

بیت اللہ کا طواف کرنا ناپاک شخص پر حرام ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"الطواف بالبیت صلاۃ إلا أن اللہ أباح فیہ الکلام"

بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے اس میں کلام کی اجازت دی ہے۔" [9]

علاوہ ازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کعبہ کے لیے وضو کا اہتمام فرمایا : نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ عورت کو بیت اللہ کے طواف سے منع فرما دیا ہے۔ یہ تمام نصوص اس مسئلہ کی وضاحت کرتی ہیں کہ ناپاک شخص کے لیے بیت اللہ کا طواف کرنا حرام ہے۔

حدث اکبر کی حالت میں بیت اللہ کے طواف کی حرمت سے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد یوں ہے :

يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءامَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنتُمْ سُكٰرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ٤٣ ... سورة النساء

"اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو تو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ یہاں تک کہ تم اپنی بات کو سمجھنے لگو اور جنابت کی حالت میں یہاں تک کہ غسل کرلو۔ ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے۔" [10]

اس آیت کی رو سے مسجد میں ٹھہرنے کے لیے داخل ہونا منع ہے تو طواف کرنا بالا اولی منع ہوا۔

یہ وہ کام ہیں جو حدث اصغر دونوں حالتوں میں حرام ہیں ذیل میں ان امور کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جنھیں حدث اکبر کی حالت میں کرنا حرام ہے :

حدث اکبر کی حالت میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا منع ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :

"وَلَمْ یَکُنْ یَحْجُبُہُ عَنِ الْقُرْآنِ شَیْءٌ لَیْسَ الْجَنَابَةَ"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی تلاوت سے سوائے جنابت کے کوئی چیز نہ روکتی تھی۔" [11]

جامع ترمذی کی روایت ہے۔

"یُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ عَلَی کُلِّ حَالٍ مَالَمْ یَکُنْ جُنُبًا "

"جنابت کی حالت کے سوا آپ ہمیں ہر حال میں قرآن مجید پڑھاتے تھے۔" [12]

یہ روایات اس بات کی دلیل ہیں کہ جنبی شخص کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کرنا حرام ہے۔ حائضہ اور نفاس والی عورت کا بھی یہی حکم ہے۔ [13]

البتہ بعض علماء مثلاً : ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے حائضہ کو قرآن مجید کی تلاوت کی اس وقت اجازت دی ہے جب اسے قرآن کے کسی حصے کے بھول جانے کا اندیشہ ہو۔

اگر کوئی جنبی شخص قرآن مجید کے معنی و مفہوم اور توضیح و تشریح سے متعلق گفتگو کرلے یا قرآن مجید کی تلاوت کا ارادہ نہ ہو بلکہ محض ذکر کے طور پر قرآنی تلاوت پڑھ لے مثلاً : "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ" یا "الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ" وغیرہ تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے :

"کَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یَذْکُرُ اللہَ عَلَی کُلِّ أَحْیَانِہِ"

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے تھے۔"[14]

حیض و نفاس والی کے لیے وضو کے بعد بھی مسجد میں ٹھہرنا جائز نہیں۔

اگر کوئی شخص جنبی ہو یا کوئی عورت حیض و نفاس کے ایام میں ہو تو اس کے لیے بغیر وضو مسجد میں ٹھہرنا حرام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَقْرَبُوا ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنتُمْ سُكَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِى سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ٤٣ ... سورة النساء

"اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو تو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ یہاں تک کہ تم اپنی بات کو سمجھنے لگو اور جنابت کی حالت میں یہاں تک کہ غسل کر لو۔ ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے۔"[15]

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"لاأحل المسجد لحائض ولا لجنب"

"میں حائضہ اور جنبی کو مسجد میں رہنے کی اجازت نہیں دیتا۔"[16]

جب جنبی وضو کر لے تب وہ مسجد میں ٹھہر سکتا ہے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا وہ جنابت کی حالت میں ہوتے تو وضو کر کے مسجد میں بیٹھ جایا کرتے تھے۔"[17]

وضو کرنے میں حکمت یہ ہے کہ اس سے جنابت میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

جنبی شخص مسجد میں سے گزر سکتا ہے بیٹھ نہیں سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد (إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ) میں نہی سے یہ استثناء اباحت کی دلیل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "لاأحل المسجد لحائض ولا لجنب" میں موجود عموم کے لیے مخصص بھی ہے۔ عیدگاہ کا بھی یہی حکم ہے۔ یعنی جنبی شخص بغیر وضو کے وہاں نہ ٹھہرے البتہ وہاں سے گزر سکتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"يعتزل الحيض المصلى"

"حیض والی عورتیں جائے نماز سے الگ رہیں۔"[18]

---

[1]۔ حدث اکبر سے مراد ایسی نجاست ہے جسے زائل کرنے کے لیے غسل کرنا پڑے مثلاً: جنابت اور حدث اصغر سے مراد ایسی نجاست ہے جو صرف وضو کرنے سے ختم ہو جائے مثلاً: ہوا کا نکلنا یا مذی کا آنا وغیرہ۔ حدث اصغر کی حالت میں قرآن مجید کو چھونا یا پڑھنا جائز ہے تحریم کی کوئی دلیل نہیں۔ البتہ وضو کر کے قرآن پڑھنا افضل ہے۔ (صارم)

[2]۔ الوقعۃ: 56۔79۔

[3]۔ سنن الدار قطنی 1/120۔ حدیث 429۔ والسنن الکبری للبیہقی 1/88 وسنن الدارمی 2/112۔ حدیث 2263۔

[4]۔ تحفۃ الاحوذی 1/403۔ وعون المعبود 1/264۔ وفتح المالک بتویب التمہید لابن عبدالبر علی الموطا للامام مالک 4/90۔

[5]۔ مجموع الفتاوہ لشیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ 21/266۔

[6]۔ المائدہ: 5/6۔

[7]۔ صحیح مسلم الطہارۃ باب وجوب الطہارۃ للصلاۃ حدیث 225 وسنن ابی داؤد الطہارۃ باب فرض الوضوء حدیث 60 واللفظ لہ۔

[8]۔ صحیح مسلم الطہارۃ باب وجوب الطہارۃ للصلاۃ حدیث 225 وسنن ابی داؤد الطہارۃ باب فرض الوضوء حدیث 60 واللفظ لہ۔

[9]۔ المستدرک للحاکم: 1/459۔ حدیث 1686۔ ترمذی الحج باب ماجاء فی الکلام فی الطواف حدیث 960۔ وصحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان 9/143۔144 حدیث 36۔38۔ وصحیح ابن خزیمہ 4/222۔ حدیث 2739۔

[10]۔ النساء: 4/43۔

[11]۔ سنن النسائی الطہارۃ باب حجب الجنب من قراء القرآن حدیث 266۔ وسنن ابی داؤد الطہارۃ باب فی الجنب بقرا القرآن حدیث 229۔ وسنن ابن ماجہ الطہارۃ وسننہا باب ماجاء فی قراء القرآن علی غیر طہارۃ حدیث 594 ومسند احمد 1/84۔

[12]۔ جامع الترمذی الطہارۃ باب ماجاء فی الرجل بقراء القرآن علی کل حال مالم یکن جنباء حدیث 146۔

[13] ۔ حائضہ اور نفاس والی کو جنب پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے جنابت کا ازالہ اختیاری ہے جبکہ حیض و نفاس کا ازالہ اختیاری نہیں لہٰذا حائضہ و نفاس والی قرآن مجید کی تلاوت کر سکتی ہے۔ (ع۔ د)

[14]۔ صحیح البخاری الاذان باب ہل یتبع الموذن فاہ ھاھنا وھاھنا؟ قبل الحدیث 634۔ معلقاً و صحیح مسلم الحیض باب ذکر اللہ تعالیٰ فی حال الجنابۃ وغیرہا حدیث 373۔

[15]۔ النساء: 4/43۔

[16]۔ (ضعیف) سنن ابی داؤد الطہارۃ باب فی الجنب یدخل المسجد حدیث 232 و صحیح ابن خزیمہ 2/284۔ حدیث 1327۔ وارواء الغلیل 1/210۔ حدیث 193۔ و صححہ الشیخ زبیر علی زئی۔

[17]۔ عون المعبود 1/269۔

[18]۔ صحیح البخاری العیدین باب اذا لم یکن لہا جلباب فی العید حدیث 980۔ و صحیح مسلم صلاۃ العیدین باب ذکر اباحۃ خروج النساء فی العیدین الی المصلیٰ حدیث 890۔ و سنن النسائی صلاۃ العیدین باب خروج العواتق و ذوات الخدور فی العیدین حدیث 1559۔ واللفظ لہ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام و مسائل]

**جلد 01: صفحہ 29**